26075-اپنے معاملات میں آزادی کی دلیل دے کر شراب نوشی کرنا

سوال

میں نئی نئی مسلمان ہوئی ہوں میرے دیور نے میرے خاوند کوئی بارا پنے اوردوستوں کے ساتھ جا کر شراب نوشی کرنے کا کہا ، میں نے پہلی بار تو اس پراعتراض نہ کیا تا کہ وہ مجھ پر غصہ نہ کرے ، اور جب میں نے اسے ایک دن یہ پوچھا کہ آپ وہسکی اور بئر کیوں پیتے ہیں ؟ تو اس کا جواب کچھ اس طرح تھا :

1–میں گھر کا مالک ہوں جب چاہوں شراب نوشی کروں ۔

2-میں اپنے بھائی کو کچھ نہیں کہہ سکتا ۔

3–میں کام کاج کے لیے اس کے ساتھ رات بھر جاگنا چاہتا ہوں (اس لیے کہ ان کا گروپ کام کی جگہ پر اونچا منصب رکھتا ہے) ۔

4-جب میں شراب نوشی کے بعد اپنے آپ پر کنٹرول کرسکتا ہوں اور کوئی غلطی نہیں کرتا تو میرے لیے شراب نوشی کرنے میں کوئی حرج نہیں ۔

میرے خیال میں بھی یہ نہیں تھا کہ ایک مسلمان شخص اس طرح کا جواب دے گا ، آپ سے گزارش ہے کہ آپ مجھے اپنی رائے سے نوازیں آپ کا شکریہ ۔

پسندیدہ جواب

اس اللہ تبارک وتعالی کا شکر اور تعریف ہے جس نے آپ کو اسلام قبول کرنے کو توفیق سے نوازا ، ہم اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کو اس دین پر ثابت قدم رکھے اور آپ پر اپنی نعمت کی تکمیل کرے ، آمین یارب العالمین ۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ شراب حرام ہے اور شراب نوشی کرنا ایک کبیرہ گناہ ہے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی کتاب عزیز میں کچھ اس طرح فرمایا ہے :

{اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان و آستانے اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندگی اور شیطانی عمل ہیں ، ان سے بالکل الگ رہو تا کہ تم فلاح یاب رہو ۔

شیطان تو یوں چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تمہارے آپس میں عداوت و دشمنی اور بغض ڈال دے اور اللہ تعالی کی یاد اور نماز سے تم کو غافل رکھے ، تو کیا اب تم رکنے اور باز آنے والے ہو} المائدۃ (90–91) ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی وجہ سے دس آدمیوں پر لعنت کی ہے ، شراب کشید کرنے والے پر ، اور کشید کروانے والے پر ، شراب نوش پر ، اس کو لے جانے والے پر ، جس کی طرف لائی جائے ، پلانے والے پر ، بیچنے والے پر ، اس کی قیمت کھانے والے پر ، خریدار پر ، اور جس کے لیے خریدی جائے ۔ سنن ترمذی حدیث نمبر (1259) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3381) ۔ اور اس حدیث کو علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی (1041) میں صحیح کہا ہے ۔

آپ کے خاوند کے لیے اس طرح کی کلام کرنا جائز نہیں اور نہ ہی یہ جوابات کسی مسلمان کے ہیں بلکہ اس پر واجب ہے کہ جس چیز کو اللہ تعالی نے حرام کیا ہے اسے حرام جانے ، اور نہ ہی اس کے لیے یہ حلال ہے کہ وہ اللہ تعالی کی اطاعت کے مقابلہ میں اپنے بھائی کی اطاعت کو مقدم کرے ۔

اورنہ ہی اس کے لیے یہ حلال ہے کہ وہ اللہ تعالی کی ناراضگی مول لے کرا پنے بھائی کوراضی کرے ، اوراگروہ اللہ تعالی کے ساتھ معاملات صحیح رکھے اوراس کی اطاعت کرے تواللہ تعالی اسے اس کے بھائی سے کافی ہوگا ، اوراگراس نے اپنے بھائی کی رضا کومقدم کرتے ہوئے اللہ تعالی کوناراض کیا تواللہ تعالی اسے اس کے بھائی کے سپرد کردے گا ۔

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جس نے اللہ تعالی کوراضی کرکے لوگوں کوناراض کیا اللہ تعالی اسے کافی ہے ، اورجس نے اللہ تعالی کوناراض کرکے لوگوں کوراضی کیا اللہ تعالی اسے لوگوں کے سپرد کردیتا ہے) صحیح ابن حبان (115/1) اورعلامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کوسلسلۃ احادیث صحیحہ (2311) میں صحیح قراردیا ہے ۔

اوروہ صرف اپنے بھائی کوہی نہیں بلکہ ہر شخص کوکسی حرام کام کے جواب میں کہا سکتا ہے کہ میں نہیں کرسکتا ۔

اوررات کوکام کاج کرنے کے لیے جاگنا کوئی ایسا عمل نہیں جس سے شراب نوشی حلال ہوجائے ، اوراس کا یہ کہنا کہ وہ غلط کام بھی نہیں کرتا بہت ہی عجیب وغریب بات ہے تووہ اپنے شراب نوشی کے فعل کوکیا کہے گا ؟

اورکیا اس سے یہ توقع کیا جاسکتی ہے کہ وہ اوراوراسکا بھائی اوردوست واحباب رات کوصرف شراب نوشی پرہی جاگتے ہوں گے ؟

ان جیسے لوگوں کی یہ عادت معروف ہے کہ ان کے ساتھ عورتیں ہوتی ہیں اوروہ موسقی اورگانے سنتے اورنماز ترک کرتے ہیں اوریہ سب کام کبیرہ گناہ ہیں ۔

آپ پرضروری اورواجب ہے کہ آپ اسے وعظ ونصیحت کرتی رہیں اوراس سے اکتاہٹ محسوس نہ کریں اورآپ کوئی ایسا شخص تلاش کریں جواسے نصیحت کرے اوراس کی نصیحت اس پراثرانداز ہو۔

اورآپ اس کی ھدایت کے لیے کثرت سے دعا کیا کریں ، ہم اللہ تعالی سے دعا گوہیں کہ وہ ہمیں اورآپ کوھدایت سے نوازے اوروہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جواس کی محبت و رضا کا باعث ہوں ۔

واللہ اعلم.